

طالب علم نے دیا کہ اوس جواب کو تمام علمای حرمین شریفین و
 معاصرین مقلد و غیر مقلد سب نے پسند فرمایا اور آپ سے جب
 اوس طالب علم نے کہا کہ آپ چلو علمای مکہ کے پاس اور آپ گئے
 اور آپ نے غصہ فرمایا اوس بیگناہ پر اور سخت کلامی کی جس نے
 رمی جبار کو واجب ثابت کیا اوس دن سے عدم تقلید آپ کی
 کسی شخص معین کے آئندہ رجبہ میں سے صاف معلوم ہو گئی اور اس
 تحریر سے بھی آپ کی صاف ظاہر ہے کہ آپ مقلد امام ابوحنیفہ کے
 نہیں ہیں کہ ثبوت اوس کا آپ کی تحریر ہے اور اس وجہ سے کہ آپ کو
 تقلید کسی شخص معین کی پسند نہیں ہے بلا خطہ کتابوں کا نہیں فرماتے
 ہیں صاف یہ ہے کہ جو لوگ واجب اور قریب واجب
 ہونے زیارت قبر آنحضرت صلعم کی قائل ہوئے ہیں ان دن سب کی
 دلیل سے حدیث ہے جس میں لفظ حنفی کا ہے یا اور کوئی حدیث
 بھی ان کی دلیل ہو لفظ ہوگی کا لکنا جس سے خود آپ کو یقین نہیں ہے
 یہ عبید از عقل ہے جناب منجی جبار کو ہی سبب ہے آپ نے سنت

فرمایا اور خوب لڑے غصے ہو ہو کر اور طعن کیا حنفیوں پر کہ آپ کو
علم اسکا ہرگز سرگزنہ تھا کہ بالاجماع رمی حبار و جب ہے اور زمانہ
آنحضرت صلعم سے اسوقت تک ترک رمی حبار سے دم لازم آتا ہے
اور یہ نہیں ہوتا مگر ترک و جب میں رمی حبار کا سنت ہونا آج تک
کسی نے نہیں فرمایا اور یہ ویسا ہی اجتہاد ہے جیسا کہ جناب
سید احمد خان صاحب پادری کی سی آئی کا غلام اور لونڈی کے
مسئلے میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ سائر ہے بارہ سو برس بعد
یہ بات مجھ کو سوجھی اور کہتے ہیں کہ اجماع متاخر رافع ہو تا، اجماع
مستقدم کا اور متاخر میں ابتدا کرنے والا چاہیے وہ میں ہوں
اور میطرح سے اس رمی حبار کے وجوب اجماعی کو جو آنحضرت صلعم کے
زمانے سے آج تک چھبٹھرا ہوا ہے اسکو سنت کرنے والے
اور رافع اجماع مستقدم کی بابت رمی حبار کے آپ میں صرف وہ
روایتیں بغیر نقل کرتا ہوں انہی ثبوت میں، و علی ان رمی الحجرات
الثلاث فی ایام التشریق بعد الزوال کل حجرۃ یسبح صلیات حسب

وقال ابن الحاشون رمى حجرة العقبة من اركان الحج لا يسل احد
من الحج الا بالاثبات به هذا ما وجدته من مسائل الاجماع واتفاق
الائمة الاربعة من ان شعرائي +

الاحرام من الميقات والرمي واجبان متفق عليهما من الايضاح للمعوي
ووسر استفسار یہ ہے

کہ آپ نے صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ جو لوگ حج بیت اللہ ہو شرف ہو
اور بسبب عذر معقول کے زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند نہ
سہونے پاوے اور داغ حسرت اور حرمان اپنے ساتھ لاوے
اور ہر بشر طر استطاعت ارادہ مصمم زیارت حرمین شریفین کا کہتے ہیں الحج
یہ خدا کے تعالیٰ کو معلوم ہو گا کہ آپ کا ارادہ حقیقت میں مدینہ
شریف میں جانے کا زیارت قبر اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو نہیں
کسی لیے کہ ظاہر ہے کہ جبکہ کعبۃ اللہ سے جانا آپ کا آسان تھا
اور فیصلیٰ خرچ بلا طلب آئینہ آپ کا اور آپ کے ہمراہیوں کا کوئی
شخص ہوتا تھا اور شہر طر جاتے رہتے تو کرمی کے کہ شخص خود

لینے جاتا تھا خود فوکر کہہ لیتا یا اور کہیں فوکر کروا سکتا تھا اور
 مثل عمدہ لوگوں کے سواری بھی دستیاب ہوتی تھی اور مولوی محمد
 صاحب مہاجر گاہی بھی بہت سمجھایا حالانکہ وہ غیر مقلد تھے کہ آپ مدینہ
 کو جائیے آپ نے فرمایا احادیث ضعیف ہیں اور انہوں نے کہا کہ
 قوی حدیث کوئی منع میں نہیں ہے اس واسطے کہ ضعیف چھوڑ
 ہی اور بہت لوگوں نے سمجھایا اور آپ نہ گئے اور اپنے ساتھ اور
 بہت لوگوں کو جنہوں نے آپ کا اعتبار کیا بلا عذر معقول لوٹا لائے
 اور رضانا می محمد خان زمزمی کے فوکر نے کہا تھا کہ دیکھو مدینہ
 شریف کو نہیں جاتے ہو تو مدینے سے لوگ جا کر لوٹ آؤ نیلے
 تب تک جانو اے مدینہ منورہ کے گھر تک نہ پہنچینگے اور پہلے ایک
 مہربان نے آپ سے جا کر کہا آپ نے اسکا ذکر مجھے کیا اور پھر
 وہی خدا نے کیا کہ مدینہ منورہ کے جانے والی لوٹ کر انچ گھر
 پہنچ گئے آپ کے جہاز کو خدا نے بلا اور مصیبت میں گرفتار
 کیا کہ جو مصیبت آپ نے اٹھائی وہ خوب آپ جاسستے ہیں

اب جانے کا ارادہ شاید ہو خدا کو علم ہے یا یہ لوگوں کی طرف سے
 کے ذریعے کیا واسطے اب کہ ہم پہ چاہیں گے کہ اس سے سروکار
 نہیں تقصیر ہے کہ آپ نے استجاب ثابت کیا وہ جہنمیوں
 ذیل سے عن ربیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تم تکلم عن
 زیارۃ القبر ضرر و ہار و ہ رسول اللہ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فکی و ابی سن حولہ فقال استأذنتہ فی
 فی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی و استأذنتہ فی ان ازور قبرہا
 فأذن لی فزوروا القبر فانما تذکر الموت رواہ مسلم۔
 اور یہی حدیثیں شد رحال کے لئے مثل مکن یوم حجیر و غیرہ کے
 جانے کے لئے دلیلین ہیں و کیوں رسالہ مولوی صاحب این
 خان صاحب وغیرہ کا تو آیا عقیدہ آپ کا جیسا کہ وہاں دلیل
 ملائے والوں کا۔ بے شد رحال میں بدلیل انہیں حدیثوں سے
 یہ ہے کہ آپ کا ہے یا نہیں اگر شد رحال میں اویں ہے آپ کو
 ان سے نہیں تو یہ دلیل آپ کی مستحب ہونے زیارت قبر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شدہ حال سے ہرگز نہیں
 ہو سکتی اور آپ کا کہنا باستطاعت ارادہ مصمم زیارت حرمین
 شریفین کا کہتے ہیں اور سبب عذر معقول کے زیارت قبر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ اندوز ہونے پائے مجھضاً اس طرح لوگوں کے
 مستعد کرنے کے ہے اور اگر شدہ حال میں مثل اعلان جوئے کے
 آپ ہوا نفقت کرتے ہیں تو جنکو آپ اہل بدعت کہتے ہیں اور
 شدہ حال میں کس بوجہ و وجہ وغیرہ کو منع کرتے ہیں تو ایسے ہی
 اہل بدعت میں آپ بھی شمار ہونگے۔ فقط

اور میں کہتا ہوں کہ جب آپ کی دلیل حدیثوں مذکورہ بالا سے
 قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استحباب کے ثواب میں مثل
 عام قبروں کے زیارت میں ٹھہر چکی تو پھر جو قبر کہ جناب
 پادری صاحب کی مدد کے احاطے میں یا اون کے نزدیک
 ہووے اس کی زیارت کر کے استحباب کا ثواب حاصل کر لیجئے
 بقول اُسے مذکورہ بالا کے یہ کہنا کہ یہ ارادہ ہے بالکل لغو و بطل

رد جوابات مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی
مدرسہ شن اسکول پادری حبیب متعلقہ مسئلہ نمبر ۱
وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي انزل سورة البقرة على من في البحر رعى
والصلوة على الرسول الذي ما ينطق عن الهوى وامن ان نوحى
بوحى اليه يوحى وعلى اله واصحابه الذين الله اصطفاه

اما بعد واضح ہو کہ مستفسر کو جواب امور متعلقہ مستفسر اول میں
کئی وجہ سے کلام ہی اول یہ کہ مجیب نے محل نزاع کو بدل دیا ہے
اصل نزاع وجوب رمی اور عدم وجوب میں تھا نہ قوت
ضدیت دلیل میں و وہ آیت کریمہ و اذکرہ واللہ فی ایاہ

معدودات کی دلیل رمی ہونیکا انکار کچھ مستفسر کا خلاف نہیں
بلکہ خلاف ہوا اہل تفسیر کا تفسیر نیشاپوری میں مرقوم ہوا ذکر
اللہ ای بالتکبیر فی اداء الصلوات وعند الجمار یکبر مع کل
حصاة وفيه دليل على وجوب الرمي لان لا هرا بالتكبير امر بالذکر
توقف التكبير على حضوره وانما احتیروا هذا النسق لانهم ما كانوا
منكرين للرعي وانما كانوا يتركون ذکر الله تعالى عنده
سوم مستفسر نے آیت کو ساتھ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ آپ نے مور و آیت میں رمی کا امر فرمایا ہی دلیل وجوب
رمی کروانا ہی سوا اس دلیل کا ضعف نہ معلوم کہ جناب بحیب کیوں
سمجھتے ہیں حدیث بخاری و مسلم وغیرہ میں آیا ہے عن عبد اللہ
بن مسعود انه انتهى الى الجمرۃ الکبری فجعل البيت عریساً ورمى
بعینیه ورمى بسبع حصیاتی کبر مع کل حصاة ثم قال هک
رمى الذنوب اتولت علیه سورة البقرة

معدودات کی دلیل رمی ہونیکا انکار کچھ مستفسر کا خلاف نہیں بلکہ خلاف ہوا اہل تفسیر کا تفسیر نیشاپوری میں مرقوم ہوا ذکر اللہ ای بالتکبیر فی اداء الصلوات وعند الجمار یکبر مع کل حصاة وفيه دليل على وجوب الرمي لان لا هرا بالتكبير امر بالذکر توقف التكبير على حضوره وانما احتیروا هذا النسق لانهم ما كانوا منكرين للرعي وانما كانوا يتركون ذکر الله تعالى عنده سوم مستفسر نے آیت کو ساتھ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ نے مور و آیت میں رمی کا امر فرمایا ہی دلیل وجوب رمی کروانا ہی سوا اس دلیل کا ضعف نہ معلوم کہ جناب بحیب کیوں سمجھتے ہیں حدیث بخاری و مسلم وغیرہ میں آیا ہے عن عبد اللہ بن مسعود انه انتهى الى الجمرۃ الکبری فجعل البيت عریساً ورمى بعینیه ورمى بسبع حصیاتی کبر مع کل حصاة ثم قال هک رمی الذنوب اتولت علیه سورة البقرة

لمعات شرح مشکوٰۃ میں مرقوم ہے ^۱ انما خصها ای سؤۃ البقرۃ
 بالذکر لان مناسک الحج مذکورۃ فیہا واما ما اقبل خُصت
 لانہا التي ذکر فیہا الرمی قال الشیخ ولم اعرف موضع ذکر الرمی
 فیہا قلت لعل الاشارة الى ذکر الرمی فی قوله واذکر الله فی ایام
 معدودات فمن تعجل فی يومین فلا اثم علیہ فان الرمی فی
 تلك الايام ینبئ عنہ اول حدیثی عائشۃ فی فصل الثانی
 حدیث ترمذی اور دارمی میں آیا ہے عن عائشۃ عن النبی ^۲
 صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بید الصفا والمروة
 لاقامة ذکر الله تعالیٰ چہا رهم بالفرض آیت دلیل ضعیف ہی ہے
 جیسا کہ زعم مجیب ہے تو صرف آیت کی دلیل ضعیف ہونے سے
 عموماً دلیل وجوب رمی کا ضعیف ہونا لازم نہیں آتا ہے کیا جناب
 مجیب منت اور اجماع اور قیاس کو دلیل نہیں جانتے ہیں اور
 اگر جناب مجیب سب اولہ وجوب ہی کو ضعیف فرماتے ہیں تو

۱۔ سوانح
 نبیین افاضل کیا ہے
 فقہاء کو متذکر کیا ہے
 سورۃ بقرہ میں اور
 کسی کے سورۃ بقرہ
 کی کسی سورۃ میں
 ہے بنی اسرائیل
 معون میں اس کے
 کے میں اس کے
 سماعت میں
 نہ کہ بیان ہے
 ہے عائشہ اور
 بیات کر کے
 کے کو بیان ہے
 تہری کی ہے اور
 صحت اور وہ
 اسے یاد د
 دفع میں

لازم ہون تھا کہ اول اون دلائل کو ذکر کرتے پھر اونکا ضعف ظاہر کرتے سو جناب مجیب نے سو آیت کے کوئی دلیل ذکر نہیں کی تا قوت یا ضعف اسکا سمجھا جا چکے ہو جنکہ جناب مجیب استدلال آیت سے وجوب پر صحیح نہیں جانتے ہیں تو ضعیف کہنا اسکو کیا معنی رکھتا ہے اس وقت میں اسکی دلیل ہونی کی نفی کرنا چاہی تھی نہ اسکو دلیل ضعیف کہنا ششم جناب مجیب ابن ماجشون اور بعض الناس کے قول کو جو بطلان جماع سمجھتے ہیں تو ہمیں دو وجہ سے بحث ہوا اول یہ کہ خلاف ابن ماجشون اور بعض الناس کا عصر انعقاد جماع ثابت کرنا چاہی کہ خلاف مجتہد مانع انعقاد جماع وقت انعقاد جماع ہوتا ہے نہ بعد منعقد ہوجا جماع کے دوسرے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ابن ماجشون اور بعض الناس ان لوگوں میں سے ہیں کہ جبکہ خلاف یا وفاق کا جماع میں عدایا وجوداً اعتباراً ہوا اور خلاف واحد کا مانع ہونا مانع خلاف اکثر کے مشروط باہین شرط ہی اور خلاف حضرت ریشہ

لا
الگو ہوا بعض الناس
کا قول جناب مجیب
پر صحیح نہیں ہے
مقررہ کا وجوب ہر
سال میں ہی سمجھتے
ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ
البدیہ میں ارجوم
بعض الناس کے
چنانچہ مجمع
یعنی بعض الناس
کے نزدیک وجوب
جماع ہر سال
میں ہے

کا اول پسند معتبر ثابت کرنا چاہیے پھر نفس صحت وہ خلاف قبل از انعقاد اجماع ہو اور خلاف متقدم رافع اجماع متاخر نہیں ہو سکتا ہر قولہ صفحہ ۳۴ میں جناب مہم مدح حرم شریف میں قبل بحث کے فرما چکے تھے کہ رمی جہار امام شافعی کے نزدیک سنت ہوا سنا قول اس نقل میں مستفسر نے یہ کہا تھا کہ بغض شافعیہ نے رمی کو سنت لکھا ہے لیکن ہم اس کے ترک پر لازم کیا ہے اور مرد اور انکی اس سے نفی کنیت ہے نہ نفی زوجیت سنت منافی وجوب نہیں ہے کہ نہ المطالب میں مناسک خلیل سے

مشقول بحر الثاني والوجبات ليس بأركان ويعبر عنها بأعضاها بالتشديد

الموكدة يا ثوبتك احدها فيلزم الدم ليس صحت دونو

قول مستفسر کی علامتوں پر اب پانچ دلیلین موجب می کی خدمت محیب میں تہ

ہین دلیل اول حقیقت مسلم اور ابی داؤد اور نسائی کی حابری رضی اللہ عنہ

نه يقول راي رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي على

احلة يوم النحر ويقول التاخذ وامنا سلكه فاني لا ادرك

[illegible]

رفیق

علاء الحق بعد بخیر و توفیق و سری حدیث سنائی اور ترمذی کی

عن جابر قال فاض رسول الله صلعم وعليه السكينة وامرهم

بالسكينة واوضع في وادي محسر امرهم ان يرموا الحجر بمثل حصى

التحذیر دلیل تیسری حدیث مسلم اور نسائی اور احمدی عن الفضل

بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم قال في عشيته

عرفه وعداۃ جمع للناس حين دفعوا عليكم السكنية وهو

فاقته حتى دخل محسرا وهو من منى فقال عليكم بحصى الخذف الذي

تروى به الحجة وقال لم تترك رسول الله صلعم بليحة يوم الحجة

جو تھی ولسل احديث طرانی کی معجہ اوسط من عین ابو جعفر

صلواتی علی محمد و آل محمد

۱) کیا یہ مریض صحت پر پورے پتوں میں ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

بنیہ حبیب اسم ابی علی علیہ السلام یقول علیہم جھمی

[illegible]

اور دوسری حدیث میں صیغہ امر کا اور اصل امر میں وجوب ہی نزدیک
 جمہور کے یہان تک کہ ثابت ہو عدم وجوب کسی دلیل اور جیسا کہ کتب اصل
 میں مصرح ہے اور اسکے بعد کی حدیثوں میں صیغہ علیکم کا آیا ہے اور وہ بھی واسطہ
 وجوب کے ہے مگر یہ کہ عدم وجوب ثابت ہو کئی سری دلیل سے اور علاوہ اس کے
 مداومت آنحضرت اور صحابہ رمی جاریہ یا حدیث مستفیضہ ثابت ہے اور قطعی

نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے ان الاصل فی افعال الصلوٰۃ والحدیث
 الوجوب الا ما خرج بدلیل کما ذهب الیہ اهل الظاہر وحکی

عن الشافعی انتہی اور ذیل الاوطار میں مرقوم ہے وقد منان افعال الحج
 واقوالہ الظاہر فیہا الوجوب الا ما خرج بدلیل کما قال اللہ عز وجل

وهو الحق جناب مجیب بعد ملاحظہ ان دلائل کے ازراہ مہربانی ارکان
 اور واجبات حج اور نماز کو جو ادنیٰ نزدیک دلیل قوی سے ثابت ہوں

بالاستیعاب ارشاد فرمائیں اور اگر کسی کن یا واجب کو دلیل قوی ثابت
 نہ سمجھتے ہوں تو ہی فرمادین قولہ صفحہ ۵ میں اول یہ کہ لفظ ہوگی کو کہا

۱۷
 تحقیق اصل افعال
 اور افعال جو میں وجوب
 قطعی ہے وجوب
 دلیل کے جیسا کہ کتب اصل
 اور اسکے بعد کی حدیثوں میں
 صیغہ علیکم کا آیا ہے اور وہ بھی واسطہ
 وجوب کے ہے مگر یہ کہ عدم وجوب
 ثابت ہو کئی سری دلیل سے اور علاوہ اس کے
 مداومت آنحضرت اور صحابہ رمی جاریہ یا حدیث
 مستفیضہ ثابت ہے اور قطعی
 نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے ان الاصل فی افعال
 الصلوٰۃ والحدیث الوجوب الا ما خرج بدلیل کما
 ذهب الیہ اهل الظاہر وحکی عن الشافعی انتہی اور
 ذیل الاوطار میں مرقوم ہے وقد منان افعال الحج
 واقوالہ الظاہر فیہا الوجوب الا ما خرج بدلیل کما
 قال اللہ عز وجل وهو الحق جناب مجیب بعد ملاحظہ
 ان دلائل کے ازراہ مہربانی ارکان اور واجبات حج
 اور نماز کو جو ادنیٰ نزدیک دلیل قوی سے ثابت ہوں
 بالاستیعاب ارشاد فرمائیں اور اگر کسی کن یا واجب کو
 دلیل قوی ثابت نہ سمجھتے ہوں تو ہی فرمادین قولہ
 صفحہ ۵ میں اول یہ کہ لفظ ہوگی کو کہا

۱۸
 دفعہ

احتیاط پر دلالت کرتا ہوا قول جس حالت میں کہ جناب مجیب کے
 تردید جو قے بیج چوب کے لیے اور دلیل ہونیکا احتمال قائم تھا چنانچہ بیان
 اسکا اقرار ہوا قول وجوب یا قریب بوجوب کو جزاً ضعیف کہ دنیا کیوں
 درست ہوا پس تفسیر کا مقصود یہ ہے کہ حکم ضعف میں ہے احتیاطی کرنا
 اور اقامت دلیل ضعف میں احتیاط کو کام فرمانا بعید از عقل ہے کہ اذا
 جاز الاحتمال اطلاق الاستدلال قضیہ مشہورہ ہے قولہ صفحہ ۵ میں دوم کہ
 صفحہ ۵ میں جناب تفسیر صبا لکھا ہوا قول استفسار علم خدا کا حق
 مطابق واقع جانتا ہے لیکن اسکو علم اسکا نہیں کہ آپ کا ارادہ حقیقت میں
 مدینہ شریف جائیکا زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے یا نہیں
 اصورت میں اسکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ علم اللہ تعالیٰ کا ساتھ کس اراد
 کے ہے آیا ساتھ ارادہ جائیگی یا ارادہ نجائیکے پس شک تفسیر کا حاشا کہ خدا
 کے علیم ہے میں اس کلام سے پایا جاتا ہو محل شک ہونا متعلق علم کا کہ آپ کا
 ارادہ جائیکا یا نجائیکا ہے ظاہر ہے پس استعمال لفظ ہوگا کلام استفسار میں

المالكية ان اركان الحج اربعة الاحرام والوقوف والطواف والسعي والواجبات المبرورة بالدم ان يحل

الميتقات والتليبيه في الجملة وطواف القدوم والسبحو

لغير المراهق ورکعتا الطواف والوقوف مع الامام قبل الد

مع التكميل وروى عن زلفه ليلة الفجر وروى كل حصة من

الحج سہار اور ابن حجر کی فہرست میں لکھا ہے

درعی جواباً بلا خلاف اور شیخ عمیرہ نے حاشیہ شرح

سہ
شہناج محلی میں لکھا ہے واما الرہی وهو واجب اتفاقاً

جواب امور متعلقہ استفسار و مبین جو مجیب کو انکار اسکا ہے

کہ مجھے کسی دوسرے نے مستفسر کیا نب سے تذکرہ اس

کامنین کیا اور جو میرے ساتھ لوٹ آئے ہیں اونکو میں نے

نہیں لوٹا یا سوستفسر کو اس میں بحث کرنا اور اس کا ظاہر کرنا مسطور

اور تو مذکور کتاب اللہ کے
الرحمان تم کے
وقت عرفان
کے لئے تیری صلاح
کے اور واجب
نعم لازم تم سے
کے سے بچنا
خیر الجہل و جاهل

3
 4
 5
 6
 7
 8
 9
 10
 11
 12
 13
 14
 15
 16
 17
 18
 19
 20
 21
 22
 23
 24
 25
 26
 27
 28
 29
 30
 31
 32
 33
 34
 35
 36
 37
 38
 39
 40
 41
 42
 43
 44
 45
 46
 47
 48
 49
 50
 51
 52
 53
 54
 55
 56
 57
 58
 59
 60
 61
 62
 63
 64
 65
 66
 67
 68
 69
 70
 71
 72
 73
 74
 75
 76
 77
 78
 79
 80
 81
 82
 83
 84
 85
 86
 87
 88
 89
 90
 91
 92
 93
 94
 95
 96
 97
 98
 99
 100
 101
 102
 103
 104
 105
 106
 107
 108
 109
 110
 111
 112
 113
 114
 115
 116
 117
 118
 119
 120
 121
 122
 123
 124
 125
 126
 127
 128
 129
 130
 131
 132
 133
 134
 135
 136
 137
 138
 139
 140
 141
 142
 143
 144
 145
 146
 147
 148
 149
 150
 151
 152
 153
 154
 155
 156
 157
 158
 159
 160
 161
 162
 163
 164
 165
 166
 167
 168
 169
 170
 171
 172
 173
 174
 175
 176
 177
 178
 179
 180
 181
 182
 183
 184
 185
 186
 187
 188
 189
 190
 191
 192
 193
 194
 195
 196
 197
 198
 199
 200
 201
 202
 203
 204
 205
 206
 207
 208
 209
 210
 211
 212
 213
 214
 215
 216
 217
 218
 219
 220
 221
 222
 223
 224
 225
 226
 227
 228
 229
 230
 231
 232
 233
 234
 235
 236
 237
 238
 239
 240
 241
 242
 243
 244
 245
 246
 247
 248
 249
 250
 251
 252
 253
 254
 255
 256
 257
 258
 259
 260
 261
 262
 263
 264
 265
 266
 267
 268
 269
 270
 271
 272
 273
 274
 275
 276
 277
 278
 279
 280
 281
 282
 283
 284
 285
 286
 287
 288
 289
 290
 291
 292
 293
 294
 295
 296
 297
 298
 299
 300
 301
 302
 303
 304
 305
 306
 307
 308
 309
 310
 311
 312
 313
 314
 315
 316
 317
 318
 319
 320
 321
 322
 323
 324
 325
 326
 327
 328
 329
 330
 331
 332
 333
 334
 335
 336
 337
 338
 339
 340
 341
 342
 343
 344
 345
 346
 347
 348
 349
 350
 351
 352
 353
 354
 355
 356
 357
 358
 359
 360
 361
 362
 363
 364
 365
 366
 367
 368
 369
 370
 371
 372
 373
 374
 375
 376
 377
 378
 379
 380
 381
 382
 383
 384
 385
 386
 387
 388
 389
 390
 391
 392
 393
 394
 395
 396
 397
 398
 399
 400
 401
 402
 403
 404
 405
 406
 407
 408
 409
 410
 411
 412
 413
 414
 415
 416
 417
 418
 419
 420
 421
 422
 423
 424
 425
 426
 427
 428
 429
 430
 431
 432
 433
 434
 435
 436
 437
 438
 439
 440
 441
 442
 443
 444
 445
 446
 447
 448
 449
 450
 451
 452
 453
 454
 455
 456
 457
 458
 459
 460
 461
 462
 463
 464
 465
 466
 467
 468
 469
 470
 471
 472
 473
 474
 475
 476
 477
 478
 479
 480
 481
 482
 483
 484
 485
 486
 487
 488
 489
 490
 491
 492
 493
 494
 495
 496
 497
 498
 499
 500
 501
 502
 503
 504
 505
 506
 507
 508
 509
 510
 511
 512
 513
 514
 515
 516
 517
 518
 519
 520
 521
 522
 523
 524
 525
 526
 527

کیا اور فلان فلان کس لوٹنے والوں نے بیان کیا کہ ہکو
 مجیب نے لوٹایا قولہ صفحہ ۵۷ میں اولاً مسئلہ شدہ حال نفسا
 ایک مسئلہ معرکہ الاراء اور اس فقیر کو بالفعل بحث مسئلہ زیارت
 ورمی جہاد پیش ہے الخ اقول مجیب کو اقرار ہے پیش
 ہونے بحث زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زیارت
 قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جو مدینہ شریف اور اس کے
 قریب کے رہنے والے نہیں بدون شدہ حال کے انصیب
 ہونا ممکن نہیں پس بحث شدہ حال موقوف علیہ زیارت کو
 علیحدہ بحث زیارت سے قرار دینا اور زیارت میں بحث کرنا
 اور بحث شدہ حال سے اسکو مسئلہ معرکہ الاراء کہہ کر گذر
 کرنا اور پھر مستفسر سے اسکو جسکو وہ استفسار کرتا ہے استفسار
 کرنا عجیب بات ہے مستفسر نے جو شدہ حال کیا اور شرف
 زیارت قبر مبارک ہوا اس کے پاس بفضلہ تعالیٰ ایسے

دلائل ہیں کہ اون پر انتشار اللہ تعالیٰ کوئی محذور وار
 نہیں ہو سکتا ہے لیکن اس وقت کہ مجیب سے استفسار
 درپیش ہے بیان کرنا اونکا منظور نہیں پس جناب مجیب
 صاف تحریر فرمائیں کہ دلیل شدہ حال اونکے پاس آیا
 یہی احادیث ہیں جو اونکے زعم میں ضعیف لائق احتجاج نہیں
 اور نفس زیارت کے ثبوت میں اونکو کافی نہیں سمجھتے ہیں
 یا حدیث فتور وہا اور برشق ثانی درمیان شدہ حال مدنیہ بشر
 کے واسطے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شدہ
 مکنور اور بڑا بیچ اور اجمیر کے بنا بر زیارت قبور اولیا کے
 مابہ الامتیاز کیا ہے اور کسی جیلے سے اسکی جوابدہی سے
 اعراض فرمائیں قولہ صفحہ ۷ میں اور دلیل فضیلت کی وہ
 احادیث ضعیفہ غیر موضوعہ ہیں جو حضرت کی زیارت کے
 باب میں مروی ہیں اقول عجب لطف ہے کہ جناب مجیب

احادیث کو رسالۃ القول المحقق المحکم میں لائق احتجاج نہیں
 جانتے ہیں اور یہاں دلیل افضلیت گردانتے ہیں اور جو
 فرماتے ہیں کہ حکم شرعی حدیث ضعیف سے ثابت نہیں
 ہوتا ہے اور نہیں جانتے کہ مندوب جیسے حکم شرعی ہر
 ویسی ہی افضل المندوبات کہ ایک قسم مندوب کی ہے
 بھی حکم شرعی ہے اور جو اصول کی عبارت میں ذکرِ جو
 روایت حدیث ضعیف ہے ترغیب مندوب اور ترہیب کی
 میں نہ ذکرِ جو استدلال کا حدیث ضعیف سے افضل المندوبات
 ہونے پر قول صفحہ ۶ میں ثانیاً میں نے اپنا ارادہ بہ نسبت
 زیارتِ حرمین شریفین کے ظاہر کیا ہے اور اظہر من الشمس ہے
 کہ جو ثواب زیارتِ حرمین شریفین میں مقصور ہے اسکے
 ساتھ عام قبر و کی زیارت کے ثواب کو کیا نسبت کیونکہ
 زیارتِ حرمین شریفین کے ضمن میں تو ثواب حج وغیرہ ملتا

اور صلوٰۃ فی المسجد الحرام اور صلوٰۃ فی المسجد النبوی اور زیارت
 قبر آنحضرت صلعم و برکات مدینہ وغیرہا سب بتصور میں یہ بات
 عام قبر و کی زیارت میں کہاں حاصل ہے پس لغویت اس
 ارادہ کی کیونکر ثابت ہوئی اقول یہ فرمانا جناب مجیب کا
 اسکے جواب میں جو تفسیر نے گذارش کیا تھا کہ جب آپ کی
 دلیل حدیثوں مذکورہ بالا سی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 مستحب کے ثواب میں مثل عام قبر و کی زیارت میں ٹھہر چکی
 تو پھر جو قبر کہ جناب پادری صاحب کے مدرسہ کے احاطے
 میں یا اونکے نزدیک ہووے اویسی کی زیارت کر کے مستحب کا
 ثواب حاصل کر لیجیے بقول اپنے مذکورہ بالا کے یہ لکھنا کہ پھر
 ہے بالکل لغو ہے اتنی مشعر اس پر ہے کہ اگر ارادہ مجیب صرف
 واسطے زیارت قبر آنحضرت کے ہوتا تو لغویت ارادہ مجیب
 کی ثابت ہو سکتی تھی اور ثواب مستحب زیارت قبر آنحضرت

صاحب کے مدرسہ کے احاطہ میں ہے یا زیارت اور قبو
 سے نزدیک کی ممکن تھا لیکن جو کہ مجیب نے ارادہ زیارت
 حرمین شریفین نہ ارادہ صرف زیارت قبر شریف ظاہر کیا ہے
 اور زیارت حرمین شریفین کے ضمن میں سو اے ثواب
 اس مستحب کے حصول اور ثوابات کا بھی متصور ہے لہذا
 بوجہ اجتماع ان ثوابات کے لغویت اس ارادہ کی ثابت نہیں
 ہو سکتی ہے اور حسن اس اعتقاد کا مخفی نہیں ہے فقط

۱۱۔ جبکہ بحری کو ملحق نظامی واقع کانپور میں چہا۔

